السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز باجماعت کے دوران بچوں کو اگلی صف سے پچھلی صفوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ میرے بچے اس سلوک کیوجہ سے مسجد میں جانا چھوڑ گئے ہیں۔ کیا شریعت میں ایسا کرنا ضروری ہے؟ (ایک بہن، پشاور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں صف بندی کا صحیح طریق کار یہ ہے کہ امام کے قریب بالغ اور عقلمند لوگ کھڑے ہوں پھر جوان کے قریب ہوں پھر جوان کے قریب۔ اس طرح افراد کا لحاظ کرتے ہوئے کیونکہ مردوں کو امام کے قریب کھڑا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ امام کو بھولنے کی صورت میں لقمہ دے سکیں، نماز کی کیفیت یاد رکھ سکیں، امام کی نماز ٹوٹنے کی صورت میں قائم مقام بن سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا امر فرماتے تھے کہ میرے قریب بالغ و عقلمند ہوا کریں جیسا کہ ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ"

(ابوداود (674) ابن ماجہ (976) مسلم 4/154 مع نووی ابو عوانہ 2/41، 42 نسائی 2/87، 90 داری 1/233 حمیدی (456) مسند طیالسی (612) عبدالرزاق 2/45 مسند احمد 4/122 ابن خزیمہ 3/20، 21 ابن حبان (2163) طبرانی کبیر 17/216، 217 طبرانی اوسط (1727) بیہقی 3/97)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ جو بالغ اور عقلمند ہیں میرے قریب رہیں۔ پھر جو ان سے قریب ہیں پھر جو ان سے قریب ہیں۔"

یہی حدیث، مسلم، ابوداود اور ابو عوانہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے امام خطابی رحمة اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

"انما امر صلی اللہ علیہ وسلم ان یلیہ ذوو الاحلام والنھی لیعقلوا عنہ صلاتہ ولکی یخلفوہ فی الامامة حدث بہ فی صلاتہ"

(معالم السنن 1/437)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالغ اور عقلمند افراد کو اپنے قریب ہونے کا حکم اس لیے دیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سیکھیں تاکہ امامت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین بن سکیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں حدث واقع ہو جائے۔"

اگر ایک مرد اور بچے کئی ہوں تو مرد نماز پڑھائے اور بچے اس کی پیچھے کھڑے ہو جائیں جیسا کہ حدیث میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: قُومُوا فَلأُصَلِّ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمَ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا. فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ". (بخاری (727، 380) مسلم مع نووی (163، 5/162)

"ان کی جدہ ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کر کے دعوت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا پھر فرمایا۔ کھڑے ہو جاؤ، تمھیں نماز پڑھاؤں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں اپنی ایک چٹائی کی طرف اُٹھا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو چکی تھی۔ اس پر میری نانی نے پانی چھڑکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ میں اور ایک لڑکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا۔"

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الاِحْتِلاَمَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ، فَأَرْسَلْتُ الأَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ" (بخاری 86، 1857، 861، 493، 4412)

"میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ میں ان دنوں بلوغت کے قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں دیوار کے بغیر نماز پڑھا رہے تھے میں (اگلی) صف کے کچھ حصے سے گزرا اور گدھی کو میں نے چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور میں صف میں داخل ہو گیا مجھ پر کسی نے اس بات پر انکار نہیں کیا۔

بخاری شریف کی اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ بچہ مردوں کے ساتھ صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔

امام سبکی نے کہا،بچہ جب اکیلا ہو تو مردوں کے ساتھ کھڑا ہو جائے۔ اگر بچے دو یا زیادہ ہوں تو الگ صف بنالیں۔ (نیل الاوطار3/208)

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب تو بالغ عقلمند افراد کو کھڑا ہونا چاہیے اور دیگر مقامات سے بچوں کو صفوں سے نکالنا نہیں چاہیے کیونکہ بچوں کو صفوں سے اگر نکال دیا جائے تو ان کی تربیت نہیں ہوسکے گی۔ اگر وہ صف میں آکر کھڑے ہوں گے تو نماز کا طریق کار سیکھیں گے لیکن اگر انہیں ڈانٹ ڈپٹ کر بھگا دیا جائے تو ان کی تربیت نہیں ہوگی بلکہ اُلٹا اثر قبول کرسکتے ہیں جیسا کہ سائلہ نے ذکر کیا ہے لہذا ہمیں اس بات کا ضرور لحاظ رکھنا چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

جلد2۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ نمبر168

محدث فتویٰ